کیا رسول خدا (ص) کی روایت "من سبّ علیا فقد سبنی"

یعنی جس نے علی (ع) کو سبّ و لعن کی تو اس نے مجھ پر سبّ و لعن کی ہے، سند معتبر کے ساتھ اہل سنت کی معتبر کتب میں نقل ہوئی ہے؟

پیشکش

حق سربلند

مزید تحقیقات کے لیے فالو کریں ہمارا چینل

https://whatsapp.com/channel/۰۰۲۹VbBZkQrADTO۹tqp۵XV۱A

امیر المؤمنین علی (ع) سے صحابہ کی دشمنی، کینہ اور سبّ و لعن تاریخ اسلام میں ایسی چیز ہے کہ جو کسی بھی صورت میں قابل انکار نہیں ہے۔

حتی ابن تیمیہ نے بھی اس مطلب کا بھی اعتراف کیا ہے:

الرابع أن الله قد اخبر انه سيجعل للذين آمنوا و عملوا الصالحات ودا و ہذا وعد منه صادق و معلوم أن الله قد جعل للصحابة مودة في قلب كل مسلم لا سيما الخلفائ رضي الله عنهم لَا سِيَّمَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ؛ فَإِنَّ عَامَّةَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يَوَدُّونَهُمَا، وَكَانُوا خَيْرَ الْقُرُونِ. وَلَمْ يَكُنْ كَذَلِك عَلِيٌّ، فَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يُبْغِضُونَهُ وَيَسُبُّونَهُ وَيُقَاتِلُونَهُ۔

چہارم: خداوند نے خبر دی ہے کہ: "وہ لوگ جو با ایمان ہیں اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں، خداوند انکے لیے دلوں میں محبت ڈالتا ہے۔

اور واضح ہے کہ خداوند نے صحابہ کی محبت ہر مسلمان کے دل میں ڈالی ہے۔ خصوصا خلفائ اور خاص طور پر ابو بکر اور عمر کے لیے محبت دلوں میں ڈالی ہے کیونکہ تمام صحابہ اور تابعین ان دونوں سے محبت کرتے تھے اور وہ زمانہ بہترین زمانہ شمار ہوتا تھا، لیکن علی کے بارے میں اسطرح نہیں تھا، کیونکہ بہت سے صحابہ اور تابعین کے دلوں میں علی کا بغض موجود تھا اور وہ سب علی کو سبّ و لعن اور ان سے جنگ کرتے تھے"۔[1]

ابن تیمیہ کے اس کلام سے دو نکتے استفادہ ہوتے ہیں:

۱— امیر المؤمنین (ع) مؤمن نہیں تھے اور نیک اعمال بھی انجام نہیں دیتے تھے، اسی وجہ سے خداوند نے انکی محبت صحابہ اور تابعین کے دلوں میں نہیں ڈالی تھی، حالانکہ خداوند نے قرآن میں وعدہ دیا ہے کہ مؤمنین کی محبت کو سب کے دلوں میں ڈالے گا۔

۲— بہت سے صحابہ اور تابعین کے دلوں میں بغض علی (ع) موجود تھا اور وہ سب علی کو سبّ و لعن کیا کرتے اور ان سے جنگ کرتے تھے۔

[1]- ابن تیمیہ الحرانی الحنبلی، ابوالعباس أحمد عبد الحلیم (متوفای ۷۲۸ ھ)، منہاج السنۃ النبویۃ، ج ۷، ص ۱۳۷-۱۳۸، تحقیق: د. محمد رشاد سالم، ناشر: مؤسسة قرطبة، الطبعة: الأولى، ۱۴۰۶ھ۔

پہلا نکتہ ہمارا مورد بحث نہیں ہے، اسکے بارے میں کسی دوسری جگہ پر بحث کریں گے۔ وہ بات جو ہمارے لیے مہم ہے، وہ یہ ہے کہ ابن تیمیہ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بہت سے صحابہ علی ابن ابی طالب (ع) کو سبّ و لعن کیا کرتے تھے۔

اور ایک دوسری جگہ پر امیر المؤمنین کے مخالفین اور عثمان کے مخالفین میں موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

فَالْمُنَزِّهُونَ لِعُثْمَانَ الْقَادِحُونَ فِي عَلِيٍّ أَعْظَمُ وَ أَدْيَنُ وَ أَفْضَلُ مِنَ الْمُنَزِّهِينَ لِعَلِيٍّ الْقَادِحِينَ فِي عُثْمَانَ، كَالزَّيْدِيَّةِ مَثَلًا۔ فَمَعْلُومٌ أَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوهُ وَ لَعَنُوهُ وَ ذَمُّوهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِينَ وَ غَيْرِهِمْ هُمْ أَعْلَمُ وَ أَدْيَنُ مِنَ الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَ يَلْعَنُونَ عُثْمَانَ۔

وہ جو عثمان کو بے گناہ جانتے تھے اور علی (ع) پر اعتراض کیا کرتے تھے، وہ ان لوگوں کی نسبت دین دار تر اور افضل تر تھے کہ جو علی کو بے گناہ جانتے تھے اور عثمان پر اعتراض کرتے تھے، جیسے زیدیہ۔ پس واضح ہے کہ وہ صحابہ اور تابعین وغیرہ کہ جنھوں نے علی سے جنگ کی، ان پر سبّ و لعن کیا کرتے تھے، وہ عالم تر و دین دار تر تھے، انکی نسبت کہ جو علی سے محبت کرتے تھے اور عثمان سے پر لعنت کیا کرتے تھے۔[1]

ابن تیمیہ ناصبی کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسے صحابہ بھی تھے کہ جھنوں نے علی (ع) سے جنگ کی اور ان پر سبّ و لعن بھی کیا کرتے تھے۔

اور اسی ابن تیمیہ نے ایک دوسری جگہ پر اس معروف روایت کہ "ہم منافقوں کو علی کے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے"، کو ردّ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

الثالث أن يقال لو ثبت انه قاله فمجرد قول أبي سعيد قول واحد من الصحابة و قول الصاحب إذا خالفه صاحب آخر ليس بحجة باتفاق أهل العلم و قد علم قدح كثير من الصحابة في علي۔

سوم: "حتی اگر قبول بھی کرلیں کہ یہ روایت صحیح وثابت بھی ہے تو پھر بھی یہ قول ابو سعید خدری ہے کہ جو صحابہ میں سے ایک صحابی ہے، اگر کسی دوسرے صحابی نے اسکی مخالفت کی ہو تو، اہل علم کا اتفاق ہے کہ اس صورت میں ابو سعید خدری کی بات حجت نہیں ہو گی اور واضح ہے کہ بہت سے صحابہ علی سے بغض رکھتے تھے اور انکو برا بھلا بھی کہتے تھے"۔[2]

---

[1]۔ منہاج السنۃ النبویۃ ج ۵، ص ۱۰۔

[2]۔ منہاج السنۃ النبویۃ ج ۷، ص ۱۴۶۔

ابن تیمیہ حرانی نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ معاویہ ابن ابوسفیان، سعد ابن ابی وقاص کو حکم دیتا تھا کہ علی کو گالیاں دے:

و أما حديث سعد لما أمره معاوية بالسب فأبى فقال ما منعك أن تسب علي بن أبي طالب فقال ثلاث قالهن رسول الله صلى الله عليه و سلم فلن أسبه لأن يكون لي واحدة منهن أحب إلي من حمر النعم الحديث فهذا حديث صحيح رواه مسلم في صحيحه۔

روایت سعد: "معاویہ نے سعد ابن ابی وقاص کو حکم دیا کہ علی کو گالی دے، لیکن اس نے معاویہ کی بات کو ردّ کر دیا اور اسکے حکم پر عمل نہیں کیا۔ اس پر معاویہ نے اس سے کہا کہ تم کیوں علی کو گالی نہیں دے رہے؟ سعد نے معاویہ کو جواب دیا کہ: میں نے رسول خدا سے علی کی فضیلت کے بارے میں تین باتوں کو سنا ہے، لہٰذا میں کبھی بھی علی کو سبّ و شتم نہیں کروں گا، اور اگر ان تین صفات میں سے کوئی ایک بھی میرے لیے بیان فرمائی ہوتی تو، یہ بات میرے لیے سرخ بالوں والے اونٹوں سے بھی بالاتر ہوتی"۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے اور مسلم نے اسکو اپنی کتاب صحیح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

اب جب ثابت ہو گیا کہ بہت سے صحابہ نے علی (ع) کو سبّ و لعن کی ہے، اب ہم اہل سنت کی معتبر کتب میں سے ان روایات کو ذکر کرتے ہیں کہ جن میں علی (ع) کو سبّ و لعن کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے:

«من سبّ عليا فقد سبّني» والی روایت متعدد اسناد کے ساتھ نقل ہوئی ہے، کہ حداقل ان میں سے دو سندیں بالکل صحیح ہیں کہ ان میں کسی قسم کا سندی اشکال نہیں ہے۔

روایت اول: عبد اللہ الجدلی از ام سلمہ:

احمد بن حنبل اور اہل سنت کے دوسرے بزرگان نے نقل کیا ہے کہ:

حدثنا عبد اللَّهِ حدثني أَبِي ثنا يحيى بن أَبِي بُكَيْرٍ قال ثنا إِسْرَائِيلُ عن أَبِي إِسْحَاقَ عن عبد اللَّهِ الجدلي قال دَخَلْتُ على أُمِّ سَلَمَةَ فقالت لي أَيُسَبُّ رسول اللَّهِ (ص) فِيكُمْ قلت مَعَاذَ اللَّهِ أو سُبْحَانَ اللَّهِ أو كَلِمَةً نَحْوَهَا قالت سمعت رَسُولَ اللَّهِ (ص) يقول من سَبَّ عَلِياً فَقَدْ سبّني۔

---

[1] ۔ابن تیمیۃ الحرانی، أحمد بن عبد الحلیم أبو العباس، منہاج السنۃ النبویۃ، ج ۵، ص ۴۲، تحقیق: د. محمد رشاد سالم، ناشر: مؤسسۃ قرطبۃ، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۰۶۔

عبد اللہ جدلی نے کہا ہے کہ : "میں بی بی ام سلمہ کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول خدا (ص) کو سبّ (گالیاں) دیتا ہے؟ عبد اللہ نے کہا: نعوذ باللہ، خدا کی پناہ اس کام سے، اس پر ام سلمہ نے فرمایا کہ : میں نے خود رسول خدا (ص) سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ : جو بھی علی (ع) کو سبّ کرے گا، تو بے شک اس نے مجھ پر سبّ کی ہے"۔[1]

حاکم نیشاپوری نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ :

ہذا حدیث صحیح الإسناد و لم یخرجاہ۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے، لیکن بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو اپنی اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔[2]

اور ہیثمی نے بھی کہا ہے کہ :

رواہ أحمد و رجالہ رجال الصحیح غیر أبی عبد اللہ الجدلی و ہو ثقة۔

احمد نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس کے سب راوی، کتاب صحیح بخاری والے راوی ہیں، غیر از ابی عبد اللہ الجدلی کہ وہ بھی مورد اعتماد اور اطمینان ہے۔[3]

ابو یعلی موصلی اور دوسرے اہل سنت کے بزرگان نے اسی روایت کو صحیح سند کے ساتھ اور ایک دوسری عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے کہ :

حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَجَلِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَلَى

---

[1] ۔ الشیبانی، ابو عبد اللہ أحمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)، مسند أحمد بن حنبل، ج ۶، ص ۳۲۳، ح ۲۶۷۹۱، ناشر: مؤسسة قرطبة — مصر؛ الشیبانی، ابو عبد اللہ أحمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)، : فضائل الصحابة، ج ۲، ص ۵۹۴، ح ۱۰۱۱، تحقیق د. وصی اللہ محمد عباس، ناشر: مؤسسة الرسالة — بیروت، الطبعة: الأولی، ۱۴۰۳ھ — ۱۹۸۳م؛ النسائی، ابو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی (متوفی ۳۰۳ھ)، خصائص امیر مؤمنان علی بن أبی طالب، ج ۱، ص ۱۱۱، ح ۹۱، تحقیق: أحمد میرین البلوشی، ناشر: مکتبة المعلا — الکویت الطبعة: الأولی، ۱۴۰۶ھ؟؛ الحمیری، علی بن محمد (متوفی ۳۲۳ھ)، جزئ الحمیری، ج ۲، ص ۸۰ - ۸۱، تحقیق: عبد العزیز سلیمان إبراهیم البعیمی، ناشر: مکتبة الرشد، الریاض، الطبعة: الأولی۔

[2] ۔ الحاکم النیسابوری، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (متوفی ۴۰۵ھ)، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۰، ح ۴۶۱۵، تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا، ناشر: دار الکتب العلمیة — بیروت الطبعة: الأولی، ۱۴۱۱ھ — ۱۹۹۰م۔

[3] ۔ الہیثمی، ابو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر (متوفی ۸۰۷ھ)، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج ۹، ص ۱۳۰، ناشر: دار الریان للتراث، دار الکتاب العربی — القاہرة، بیروت — ۱۴۰۷ھ۔

الْمَنَابِرِ؟ قُلْتُ: وَ أَنَّى ذَلِک؟ قَالَتْ: "أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِيٌّ وَ مَنْ يُحِبُّهُ؟ فَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) كَانَ يُحِبُّهُ"۔

"ابو عبد اللہ جدلی نے کہا ہے کہ: ام سلمہ نے کہا کہ: کیا کوئی رسول خدا (ص) کو منبر پر سبّ کرتا ہے؟ عبد اللہ نے کس طرح یہ کام ممکن ہے؟ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ لوگ علی (ع) اور ان سے محبت کرنے والوں کو سبّ کرتے ہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول خدا (ص)، علی (ع) سے محبت کیا کرتے تھے"۔[1]

ہیثمی نے اس روایت کے صحیح ہونے کے بارے میں کہا ہے کہ:

رواه الطبرانی فی الثلاثة و أبو يعلی و رجال الطبرانی رجال الصحيح غير أبی عبد الله و هو ثقة و روی الطبرانی بعده بإسناد رجاله ثقات إلی أم سلمة عن النبی صلی الله عليه و سلم قال مثله۔

"طبرانی نے اس روایت کو اپنی تینوں کتابوں میں نقل کیا ہے، طبرانی کے سارے راوی، کتاب صحیح بخاری والے راوی ہیں، غیر از ابو عبد اللہ، کہ وہ بھی ثقہ اور قابل اعتماد ہے۔ اسی طرح اسکے بعد طبرانی نے ام سلمہ سے اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ جس کے سارے راوی ثقہ و قابل اعتماد ہیں"۔[2]

---

[1]۔ أبو يعلی الموصلی التميمی، أحمد بن علی بن المثنی (متوفی ۳۰۷ھ)، مسند أبی يعلی، ج ۱۲، ص ۴۴۴، ح ۷۰۱۳، تحقيق: حسين سليم أسد، ناشر: دار المأمون للتراث — دمشق، الطبعة: الأولی، ۱۴۰۴ھ — ۱۹۸۴م؛ الطبرانی، ابو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب (متوفی ۳۶۰ھ)، الروض الدانی (المعجم الصغير)، ج ۲، ص ۸۳، تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير، ناشر: المكتب الإسلامی، دار عمار بيروت، عمان، الطبعة: الأولی، ۱۴۰۵ھ - ۱۹۸۵م؛ الطبرانی، ابو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب (متوفی ۳۶۰ھ)، المعجم الكبير، ج ۲۳، ص ۳۲۲، تحقيق: حمدی بن عبد المجيد السلفی، ناشر: مكتبة الزهراء — الموصل، الطبعة: الثانية، ۱۴۰۴ھ — ۱۹۸۳م؛ الطبرانی، ابو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب (متوفی ۳۶۰ھ)، المعجم الأوسط، ج ۶، ص ۴۷، تحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسينی، ناشر: دار الحرمين — القاهرة — ۱۴۱۵ھ؛ البغدادی، ابو بكر أحمد بن علی بن ثابت الخطيب (متوفی ۴۶۳ھ)، تاريخ بغداد، ج ۷، ص ۴۰۱، ناشر: دار الكتب العلمية — بيروت؛ ابن عساكر الدمشقی الشافعی، أبی القاسم علی بن الحسن إبن هبة الله بن عبد الله (متوفی ۵۷۱ھ)، تاريخ مدينة دمشق و ذكر فضلها و تسمية من حلها من الأماثل، ج ۴۲، ص ۲۶۶، تحقيق: محب الدين أبی سعيد عمر بن غرامة العمری، ناشر: دار الفكر — بيروت — ۱۹۹۵؛ ابن كثير الدمشقی، ابو الفداء إسماعيل بن عمر القرشی (متوفی ۷۷۴ھ)، البداية و النهاية، ج ۷، ص ۳۵۵، ناشر: مكتبة المعارف — بيروت۔

[2]۔ الهيثمی، ابو الحسن نور الدين علی بن أبی بكر (متوفی ۸۰۷ھ)، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج ۹، ص ۱۳۰، ناشر: دار الريان للتراث، دار الكتاب العربی — القاهرة، بيروت — ۱۴۰۷ھ۔

حاکم نیشاپوری نے اسی روایت کو تھوڑی تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّيْمِيُّ، ثنا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، ثنا بُكَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ التَّمِيمِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ، يَقُولُ: حَجَجْتُ وَأَنَا غُلامٌ، فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ وَإِذَا النَّاسُ عُنُقٌ وَاحِدٌ، فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: يَا شَبِيبَ بْنَ رِبْعِيٍّ، فَأَجَابَهَا رَجُلٌ جِلْفٌ جَافٍ: لَبَّيْكِ يَا أُمَّتَاهُ، قَالَتْ: يُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَادِيكُمْ؟ قَالَ: وَأَنَّى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: إِنَّا لَنَقُولُ أَشْيَاءَ نُرِيدُ عَرَضَ الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ تَعَالَى۔"

"ابو عبد اللہ جدلی نے کہا کہ: جب میں نوجوان تھا تو اس وقت میں حج کرنے کے لیے مکہ گیا۔ میں مدینہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول خدا کی زوجہ محترمہ ام سلمہ کے گھر گیا۔ میں نے ام سلمہ سے سنا کہ انھوں نے کہا کہ: اے شبیب ابن ربعی، اس نے جواب دیا: جی فرمائیں، اے مادر محترم، ام سلمہ نے فرمایا کہ: کیا تم لوگوں کی عادت بن گئی ہے کہ تم لوگ جب بھی اکٹھے مل کر بیٹھتے ہو، رسول خدا (ص) پر سبّ کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے!

ام سلمہ نے کہا: کیا تم علی ابن ابی طالب (ع) پر سبّ کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہم بعض امور دنیا کے لیے ان پر سبّ کرتے ہیں۔ ام سلمہ نے فرمایا کہ: میں نے یہ سوال اس لیے کیا ہے کہ: میں نے خود رسول خدا (ص) سے سنا ہے کہ: وہ فرمایا کرتے تھے کہ: جو علی (ع) پر سبّ کرے گا، اس نے مجھ پر سبّ کی ہے، اور جو مجھ پر سبّ کرے گا، اس نے خداوند پر سبّ کی ہے"۔[1]

روایت دوم: قیس بن حازم از ام سلمہ:

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ طَاوُسٍ، أنا أَبُو الْفَتْحِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، أنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُرْجَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ

[1]- الحاکم النیسابوری، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (متوفی ۴۰۵ھ)، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۰، ح ۴۶۱۶، تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا، ناشر: دار الکتب العلمیۃ — بیروت الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۱ھ؟ — ۱۹۹۰م۔

الأَصَمُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْحُنَيْنِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ، قَالَ: وَ قَالَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (ص) تَقُولُ: "مَنْ سَبَّ عَلِيًّا وَ أَحِبَّائَهُ فَقَدْ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) وَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) كَانَ يُحِبُّهُ".

"قیس بن حازم نے کہا کہ: میں نے ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ: جو بھی علی (ع) اور اس سے محبت کرنے والوں پر سبّ کرے گا تو بے شک اس نے رسول خدا (ص) پر سبّ کی ہے، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول خدا (ص) علی (ع) سے محبت کیا کرتے تھے"۔[1]

روایت سوم: عبد اللہ بن عباس:

شجری جرجانی نے اپنی کتاب الامالی میں، محب الدین طبری نے کتاب ذخائر العقبی میں، اور ابو سعید آبی نے کتاب نثر الدر میں اسی مطلب کو عبد اللہ ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ:

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ الْمَعْرُوفُ بِالْمَكْفُوفِ، بِقِرَائَتِي عَلَيْهِ، قَالَ: أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، جُنْدَارُ بْنُ وَاثِقٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ قَوْمًا يَقَعُونَ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لِابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: خُذْ بِيَدِي فَاذْهَبْ بِي إِلَيْهِمْ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَيُّكُمُ السَّابُّ اللَّهَ؟ قَالُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ اللَّهَ فَقَدْ أَشْرَكَ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ السَّابُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ؟ قَالُوا: مَنْ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ فَقَدْ كَفَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ السَّابُّ لِعَلِيٍّ؟ قَالُوا: قَدْ كَانَ ذَلِكَ، قَالَ فَأَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَ مَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ، وَ مَنْ سَبَّ اللَّهَ كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ"۔

---

[1]۔ ابن عساکر الدمشقی الشافعی، أبی القاسم علی بن الحسن إبن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ (متوفی ۵۷۱ھ)، تاریخ مدینۃ دمشق و ذکر فضلہا و تسمیۃ من حلہا من الأماثل، ج ۴۲، ص ۲۶۷، تحقیق: محب الدین أبی سعید عمر بن غرامۃ العمری، ناشر: دار الفکر — بیروت — ۱۹۹۵۔

"سعید بن جبیر سے نقل ہوا ہے کہ ابن عباس کو بتایا گیا کہ بعض لوگ علی (ع) کی توہین کرتے ہیں۔ ابن عباس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ: میرے ہاتھ کو پکڑو اور مجھے ان لوگوں کے پاس لے چلو۔ جب وہ ان کے پاس گئے، ابن عباس نے کہا کہ: تم میں سے کس نے خداوند کو گالی دی ہے؟ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! جو بھی خداوند کو گالی دیتا ہے، وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباس نے کہا کہ: تم میں سے کس نے رسول خدا (ص) کو گالی دی ہے؟ انھوں نے کہا: جو بھی رسول خدا (ص) کو گالی دیتا ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباس نے کہا کہ: تم میں سے کس نے علی (ع) کو گالی دی ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہم نے یہ کام انجام دیا ہے۔ ابن عباس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں رسول خدا (ص) سے سنا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ: جو بھی علی (ع) کو گالی دے گا، اس نے مجھے گالی دی ہے، اور جو بھی مجھے گالی دے گا، اس نے خداوند کو گالی دی ہے اور خداوند ایسا کام کرنے والے کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا"۔[1]

روایت چہارم: عبد الرحمن بن اخی زید بن ارقم:

ابن عساکر دمشقی شافعی نے دو روایات کو اسی مضمون کے ساتھ عبد الرحمٰن، کہ جو زید ابن ارقم کے بھائی کا بیٹا تھا، سے نقل کیں ہیں:

كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ، وَأَبُو الْقَاسِمِ غَانِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، ثُمَّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمَعَالِيّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحُلْوَانِيُّ، أنا أَبُو عَلِيٍّ، قَالُوا: أنا أَبُو نُعَيْمٍ الْحَافِظُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رَشْدِينٍ، نا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ الْكُوفِيُّ، نا عَمْرُو ابْنُ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَخِي زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: "مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ؟" فَقُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالَتْ: "أَنْتُمُ الَّذِينَ

---

[1] - الشجری الجرجانی، المرشد باللہ یحییٰ بن الحسین بن إسماعیل الحسنی (متوفی ۴۹۹ھ)، کتاب الأمالی وہی المعروفة بالأمالی الخمیسیة، ج ۱، ص ۱۷۸، تحقیق: محمد حسن اسماعیل، ناشر: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان، الطبعة: الأولی، ۱۴۲۲ھ — ۲۰۰۱م؛ الطبری، ابو جعفر محب الدین أحمد بن عبد اللہ بن محمد (متوفی ۶۹۴ھ)، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ج ۱، ص ۶۶، ناشر: دار الکتب المصریة — مصر؛ الآبی، ابو سعد منصور بن الحسین (متوفی ۴۲۱ھ)، نثر الدر فی المحاضرات، ج ۱، ص ۲۸۶، تحقیق: خالد عبد الغنی محفوط، ناشر: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان، الطبعة: الأولی، ۱۴۲۴ھ — ۲۰۰۴م۔

تَشْتُمُونَ النَّبِيَّ (ص) فَقُلْتُ: مَا عَلِمْنَا أَحَدًا يَشْتُمُ النَّبِيَّ (ص) قَالَتْ: "بَلَى أَلَيْسَ يَلْعَنُونَ عَلِيًّا، وَيَلْعَنُونَ مَنْ يُحِبُّهُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) يُحِبُّهُ۔

"عبد الرحمٰن، کہ زید ابن ارقم کے بھائی کا بیٹا ہے، اس نے کہا ہے کہ: میں ام المؤمنین، ام سلمہ کے پاس گیا، تو انھوں نے کہا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ پھر ام سلمہ نے کہا کہ: کیا تم لوگ رسول خدا کو گالیاں دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ: میری نظر میں کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو رسول خدا (ص) کو گالیاں دیتا ہو۔ ام سلمہ نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے، لیکن کیا تم علی (ع) اور ان سے محبت کرنے والوں پر سبّ و لعن نہیں کرتے؟ حالانکہ رسول خدا (ص) علی (ع) سے شدید محبت کرتے تھے"۔[1]

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفُرَاوِيُّ، أنا أَبُو عُثْمَانَ الْبَحِيرِيُّ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمٍ النَّجَّادُ الْبَغْدَادِيُّ، نا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ الْوَرَّاقُ، نا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (ص) فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَتْ: مِنَ الَّذِينَ يُسَبُّ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّه (ص) قُلْتُ: لا وَاللَّهِ يَا أُمَّهْ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) قَالَتْ: بَلَى وَاللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: فَعَلَ اللَّهُ بِعَلِيٍّ، وَمَنْ يُحِبُّهُ، وَقَدْ كَانَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّهُ۔

"زید ابن ارقم کے بھائی کے بیٹے نے کہا ہے کہ: اس نے کہا ہے کہ: میں ام المؤمنین، ام سلمہ کے پاس گیا، تو انھوں نے کہا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ پھر ام سلمہ نے کہا کہ: کیا تم میں سے کون رسول خدا (ص) کو گالیاں دیتا ہے؟ اس نے کہا اے میری ماں: میں نے کسی کو رسول خدا (ص) کو گالیاں دیتے ہوئے نہیں سنا۔ ام سلمہ نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے، لیکن کیا تم علی (ع) اور ان سے محبت کرنے والوں فلاں فلاں نہیں کہتے، حالانکہ رسول خدا (ص) علی (ع) سے شدید محبت کرتے تھے"۔[2]

---

[1] ۔ابن عساکر الدمشقی الشافعی، أبی القاسم علی بن الحسن إبن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ (متوفی ۵۷۱ھ)، تاریخ مدینۃ دمشق و ذکر فضلہا و تسمیۃ من حلہا من الأماثل، ج ۴۲، ص ۲۶۶، تحقیق: محب الدین أبی سعید عمر بن غرامۃ العمری، ناشر: دار الفکر — بیروت — ۱۹۹۵۔

[2] ۔تاریخ مدینۃ دمشق ج ۴۲، ص ۲۶۵۔

احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں، نسائی نے اپنی کتاب خصائص امیر مؤمنین میں اور ذہبی نے اپنی کتاب تاریخ الاِسلام وغیرہ وغیرہ نے سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے کہ، علی کو سبّ دینا، یہ خود رسول خدا کو سبّ دینا ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِي أَيُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ قُلْتُ مَعَاذَ اللَّهِ أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي۔

عبد اللہ جدلی نے کہا ہے کہ: میں ام سلمہ کے پاس گیا، تو انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا بندہ ہے کہ جو رسول خدا کو گالیاں دیتا ہے؟ میں نے کہا کہ نعوذ باللہ، اس پر ام سلمہ نے کہا کہ: میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ: انھوں نے فرمایا ہے کہ: جو بھی علی کو سبّ کرے گا، تو گویا اس نے مجھ پر سبّ کی ہے۔[1]

حاکم نیشاپوری نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ:

ہذا حدیث صحیح الإسناد و لم یخرجاہ۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے، لیکن بخاری اور مسلم نے اس کو اپنی اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔[2]

نتیجہ:

یہ روایت کم از کم دو سند صحیح کے ساتھ اور دوسری کئی اسناد کے ساتھ نقل ہوئی ہے، لھذا اس روایت کے صحیح ہونے میں کسی قسم کا شک باقی نہیں رہ جاتا۔

ان روایات کی روشنی میں جو بھی علی ابن ابی طالب (ع) کو گالیاں دے گا، اس نے حقیقت میں رسول خدا (ص) اور خداوند کو گالیاں دیں ہیں، اور خداوند اور رسول خدا (ص) کو گالیاں دینے کا نتیجہ قطعاً کفر و شرک ہو گا۔

---

[1] ۔الشیبانی، أحمد بن حنبل أبو عبد اللہ (متوفی۲۴۱ھ)، مسند أحمد بن حنبل، ج ۶، ص ۳۲۳، ح۲۶۷۹۱، ناشر: مؤسسة قرطبة — مصر؛ النسائی، أحمد بن شعیب أبو عبد الرحمن، خصائص أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب، ج ۱، ص ۱۱۱، ح ۹۱، باب ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی، تحقیق: أحمد میرین البلوشی، ناشر: مکتبة المعلا — الکویت، الطبعة: الأولی، ۱۴۰۶؛ الذہبی، شمس الدین محمد بن أحمد بن عثمان أبو عبد اللہ، تاریخ الاِسلام و وفیات المشاہیر والأعلام، ج ۳، ص ۶۳۴، تحقیق: د. عمر عبد السلام تدمری، ناشر: دار الکتاب العربی لبنان، بیروت، الطبعة: الأولی، ۱۴۰۷ھ — ۱۹۸۷م۔

[2] ۔الحاکم النیشاپوری، محمد بن عبد اللہ أبو عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۰، تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا، ناشر: دار الکتب العلمیة — بیروت، الطبعة: الأولی، ۱۴۱۱ھ — ۱۹۹۰م۔

اس کے علاوہ ابن تیمیہ حرّانی کے کلام کے مطابق، بہت سے صحابہ اور تابعین علی (ع) سے بغض و کینے کی وجہ سے انکو گالیاں دیا کرتے اور ان پر لعنت کیا کرتے تھے!!!

پس کہاں ہے وہ تمام صحابہ کا عادل ہونا، کہاں ہیں وہ جو صحابہ کو برا بھلا کہنے والوں پر کفر و شرک کے فتوئے لگاتے ہیں، کہاں ہیں وہ جو تمام صحابہ کو ستاروں کی طرح نورانی اور باعث ہدایت و نجات جانتے ہیں، کیا تمام صحابہ کا عادل و جنّتی ہونا، قرآن، صحیح روایات نبوی اور عقل کے خلاف نہیں ہے، **فما لکم کیف تحکمون**؟؟